OPEN ACCESS
RUSHD
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Lahore Insititute for Social Sciences, Lahore.*

ISSN (Print): 2411-9482
ISSN (Online): 2414-3138
Jan-June-2024
Vol: 5, *Issue:* 1
Email: journalrushd@gmail.com
OJS: https://rushdjournal.com/index

Abdul Qayum[1]

Dr. Hafiz Muhammad Shahbaz[2]

رفاہ عامہ کا تصور معجزات نبوی کے تناظر میں

The Concept of Public Welfare in the Miracles of the Holy Prophet (PBUH)

Abstract

This research explores the aspects of public welfare found in the Miracles of the Holy Prophet Muhammad (PBUH). While these miracles were primarily created to prove and evidence the honesty of the Prophets and Messengers in their claims of Prophethood, they also embodied immense mercy and compassion. The Almighty Allah endowed these miracles upon the Prophets and Messengers not only as signs of their divine authority but also as solutions to the problems faced by people, highlighting their welfare aspects. The miracles of the Prophet Muhammad (PBUH) provided unparalleled examples of addressing both the spiritual and material needs of human beings. This study particularly emphasizes that one of the significant aspects of the miracles of the Messenger of Allah

1 PhD Scholar, Department of Islamic Studies, UET Lahore.

2 Professor, Department of Islamic Studies, UET Lahore.

(PBUH) was their contribution to public welfare for the people of his Ummah. Some miracles were bestowed upon individuals but held broader implications and benefits for humankind. This research aims to elucidate these aspects, demonstrating how the miracles served the dual purpose of affirming Prophethood and enhancing public welfare.

Keywords: Miracles, ProphetMuhammad, welfare, Public, concept, Solution.

تمہید:

نبوت بہت بڑا دعوی ہے، جس میں ایک انسان اللہ کا خاص نمائندہ ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہدایات کی روشنی میں سارے احکامات سنا رہا ہے، کوئی انسان جب یہ بات کہتا ہے تو لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ اس دعوی کی دلیل کیا ہے؟ اس کے جواب میں اگرچہ رسول اور نبی کی سیرت اور اخلاق بھی دلیل ہوتا ہے، مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا اس دلیل سے اطمینان نہیں ہوتا، اس لئے رسول اور نبی کے ذریعے کوئی ایسا خارق عادت واقعہ دکھایا جاتا ہے جو معمول کے قوانین سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ اللہ نے جس طرح پہلے انبیاء و رسل علیہم السلام کو معجزات سے نوازا، اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی نبوت و رسالت کی تائید و اثبات کے لئے معجزات سے نوازا۔

معجزہ:

معجزہ خارق عادت امر ہوتا ہے، جو نبوت اور لوگوں کو چیلنج کے دعوے کے ساتھ مقرون ہوتا ہے۔[1] لوگوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اس جیسا کام کرنے سے عاجز کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معجزہ صرف اس شخصیت کے ہاتھوں ظاہر کرتا ہے جس کو وہ نبوت کے لیے چن لیتا ہے، تاکہ معجزہ اس کی سچائی یعنی رسالت کی صحت کی دلیل بن جائے۔ ایسا خارق امر نبوت سے پہلے ہو تو اسے "ارہاص" کہا جاتا ہے اور اگر اعلان نبوت کے بعد ہو تو اسے

[1] السيوطي، جلال الدين عبدالرحمن: الإتقان في علوم القرآن، (بيروت: مؤسسة الرسالة، 2009)، 2: 116

معجزہ کہا جاتا ہے۔[1]

معجزات اللہ کی طرف سے ہیں، اور نبیوں کو معجزات سے نوازنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔[2] معجزات تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو دیئے گئے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر نبی کو معجزات دیئے گئے، جنہیں دیکھ کر لوگ ایمان لائے اور سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت سب سے زیادہ پیروکار میرے ہوں گے۔[3]

معجزہ کہلانے کے لئے ضروری ہے کہ بطور معجزہ واقع ہونے والا کام عام قوانین عادت کے خلاف ہو، مثلاً: چاند کا دو حصوں میں بٹ جانا، انگلیوں سے پانی جاری ہونا اور لاٹھی کا سانپ بن جانا وغیرہ۔

معجزہ میں چیلنج ہوتا ہے جس سے منکرین کو پیغام دیا جاتا ہے کہ اگر تمہارے پاس اس طرح کا معجزہ ہے تو اسے سامنے لاؤ اور اس کا اظہار کرو۔ اور ان میں سے کوئی بھی اس کے مقابل معجزہ پیش نہ کر سکے۔

معجزہ کہلانے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ دعویٰ کرنے والے کے دعویٰ کے مطابق ہو، مثلاً اگر کوئی یہ بات کہے کہ میری نبوت کی علامت یہ ہے کہ میرا ہاتھ کلام کرے گا یا جانور باتیں کرے گا اور اس کا ہاتھ یا جانور ہی اسے جھٹلا دیں اور واضح ہو جائے کہ اس شخص نے کذب بیانی کی ہے تو نہ یہ نبی ہو گا اور نہ یہ دعویٰ معجزہ کہلائے گا، کیونکہ اس کے ہاتھ سے جاری ہونے والا کلام اس کے دعوی کے مخالف ہے، جیسے مسیلمہ کذاب نے بطور معجزہ دعوی کیا کہ کنویں میں میرا تھوک جانے سے اس کا پانی زیادہ ہو جائے گا، جب اس نے کنویں میں تھوکا تو اس کا پانی کم ہو گیا۔[4]

مولانا شبیر احمد عثمانی کے مطابق معجزات فطرتی قوانین کے برعکس نہیں ہوتے در حقیقت اعلی قانون فطرت پر مشتمل ہوتے ہیں، جسے ہم کم علمی کی وجہ سے ابھی تک جان نہیں سکے، عصر حاضر میں بہت سی ایسی چیزیں وجود میں آچکی ہیں جنہیں پہلے زمانوں کے لوگ دیکھیں تو ان کی حیرت کی انتہاء ہو گی اور وہ ششدر رہ جائیں، مثال کے

---

[1] قسطلاني، أحمد بن محمد, المواهب اللدنية بالمنح المحمدية, (بيروت: مكتبة العلمية، 1999)، 138:2

2 القرآن، الأنعام : 37/6

3البخاري، محمد بن إسماعيل، الجامع الصحيح، (لاهور : مكتبة دار السلام، 2009)، كتاب فضائل القرآن، باب كيف نزل الوحي، رقم :4981

4 قسطلاني، المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، 139:2

طور پر اگر آج سے تین صدی پہلے کا کوئی آدمی ہوائی جہاز کو اڑتا دیکھ لے تو وہ اسے بھی کسی معجزے سے کم نہیں سمجھے گا۔[1]

قرآن کریم میں معجزہ کا لفظ نہیں ہے بلکہ اس کے لئے "آية"[2]، "بينة"[3]، "برهان"[4] کے الفاظ بولے گئے ہیں۔ بعض علماء کے ہاں معجزہ کے لئے "دلائل النبوة" اور "اعلام النبوة" کا اطلاق بھی کیا جاتا ہے۔[5]

معجزات کی اقسام:

حسی معجزات: کچھ معجزات حسی تھے، جنہیں واضح دیکھا اور محسوس کیا جاسکتا ہے، جیسے چاند کو دو ٹکڑوں میں کر دینا، کھانا بڑھ جانا، بیمار کا صحت یاب ہو جانا وغیرہ۔ حسی معجزات کی تین صورتیں تھیں:

1۔ ایسے معجزات جو آپ ﷺ کی ذات کے علاوہ کسی اور سے متعلق تھے، مگر جاری آپ کے ہاتھوں ہوئے۔ مثلاً سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر آپ نے لعاب مبارک لگایا تو ان کی بیماری ختم ہو گئی۔

2۔ ایسے معجزات جو آپ ﷺ کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کے بدن مبارک سے متعلق ہیں، مثلاً آپ کے کندھوں کے درمیان ایک علامت تھی۔

3۔ آپ ﷺ کی صفات سے متعلق معجزے جن میں آپ کی بے مثل صداقت، دیانت، شجاعت وغیرہ شامل ہیں۔[6]

معنوی معجزات:

1۔ آپ ﷺ کا باقاعدہ مروجہ تعلیم حاصل نہ کرنے کے باوجود انسانیت کا معلم ہونا۔

2۔ بچپن، لڑکپن، نوجوانی اور جوانی بلکہ ساری عمر کوئی ایسا کام سرزد نہ ہونا جو اخلاقی گراوٹ کی علامت ہو۔

---

[1] عثمانی، مولانا شبیر احمد، اسلام کے بنیادی عقائد بمعہ اسلام اور معجزات، (مکتبہ ملت دیوبند، یوپی)، ص:78

[2] القرآن، الإسراء:101:17

[3] القرآن، الأعراف :73:7

[4] القرآن، القصص:32:28

[5] ابن تيمية،أحمد بن عبد الحليم، الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح، (الرياض:دارالعاصمه، 1999) 412:1

[6] ابن تيمية، الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح:415:1

3۔ تبلیغ میں شدید ترین مشقت اور مصائب برداشت کرنے کی ہمت ظاہر ہونا۔

4۔ آپ ﷺ مستجاب الدعوات تھے، اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرتے وہ قبول ہوتی۔

5۔ سابقہ آسمانی کتب میں آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی بشارت موجود ہونا۔

6۔ سابقہ اقوام کی خبریں اور مستقبل کی پیشین گوئیاں، جو حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئیں۔[(1)]

معجزات کی تعداد:

رسول اللہ ﷺ کے معجزات بہت سے ہیں، ان کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ بتائی گئی ہے[(2)]۔ ان معجزات میں سے کچھ ایسے ہیں جو رونما ہو چکے ہیں اور کچھ آپ کی پیشین گوئیوں کے مطابق مستقبل میں رونما ہوتے رہیں گے، قرآن کریم سب سے بڑا معجزہ ہے، اسی طرح اسراء و معراج بھی بڑا معجزہ ہے۔

معجزات کے مقاصد:

- معجزات قدرت الٰہی کا اظہار و اثبات ہوتے ہیں، یعنی اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے وہ جس طرح چاہے کر سکتا ہے۔
- معجزات کے ذریعے اللہ تعالیٰ انبیاء کرام اور رسولوں علیہم السلام کے دعوائے نبوت و رسالت میں اپنی تائید و نصرت ظاہر فرماتا ہے۔
- سارے معجزات مخاطبین کو عاجز کر دینے والے ہوتے ہیں، تاہم قرآن مجید ایسا معجزہ ہے جس پر خود خالق نے چیلنج کر دیا ہے کہ اس جیسی ایک سورت یا آیت لا کر دکھاؤ، اس سے واضح ہوتا ہے کہ معجزات کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے چیلنج کیا ہے۔
- معجزات قدرتی مظاہر مسخر کرنے اور ان سے مستفید ہونے کا عمل ممکن بناتے ہیں، اس لحاظ سے معجزات سائنس کی ترقی کا سبب بھی ہیں، معجزات نے علم فلکیات، طبیعات وغیرہ کی طرف انسانیت کو راغب کیا ہے رسول اللہ ﷺ کے اسراء و معراج کا معجزہ اس چیز کا ثبوت ہے۔

---

1 ابن تيمية، الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح:1:417

2 ابن قيم، محمد بن أبي بكر، إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان (مكة المكرمة : مكتبة الباز، 2006)، 2:691

- امام الموحدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کی نذر کیا گیا، مگر آگ نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾۔ ہم نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا۔"[1] آگ کا کام جلانا ہے مگر جب اس سے آکسیجن کو خارج کر دیا جائے تو بجھ جاتی ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ معجزہ آگ سے بچاؤ کے فطرتی قوانین تک رسائی کے لئے معاون ہے، آج ایسے فائر پروف لباس تیار ہو چکے ہیں، جو آگ کے اثرات سے محفوظ رکھنے میں معاون ہیں۔ قرآن کریم نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے: ﴿وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ﴾ "اور تمہارے لئے ایسے لباس بنا دیئے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں۔"[2]
- معجزات صنعت و حرفت اور اس سے مستفید ہونے کے فنون کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک صنعت متعارف کروائی، جس میں لوہے سے بننے والی بہت سی چیزیں شامل ہیں، خاص طور پر جنگی آلات اور ہتھیار وغیرہ۔ حضرت داود علیہ السلام کا یہ معجزہ بتاتا ہے کہ لوہا ایک ایسی مفید چیز ہے جسے سائنسی عمل سے گزارنے کے بعد مفید تر بنایا جا سکتا ہے، اسے نرم کیا جا سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ. أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ﴾ "اور ہم نے اُن کے لئے لوہا نرم کر دیا، کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور حلقے جوڑنے میں اندازے کو ملحوظ رکھو۔"[3]
- معجزات کے ذریعے اللہ تعالی لوگوں کو مادی مشکلات، مصائب اور غذا کی فراہمی میں پیش آنے والی مشکلات سے بھی بچا لیتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے خوابوں کی تعبیر کا علم دیا گیا تھا، اپنے اس معجزانہ علم کی بدولت انہوں نے لوگوں کو قحط سالی سے بچایا، حضرت یوسف علیہ السلام نے قحط سے بچانے کے لئے نہ صرف خواب کی تعبیر سے استفادہ کیا بلکہ دانشمندی سے ایسی منصوبہ

---

1 القرآن، الأنبياء: 69:21
2 القرآن، النحل: 81:16
3القرآن، سبا:34:11-10

بندی کی جس کی بدولت لوگوں کو قحط سالی کے اثرات سے بچالیا گیا۔

- معجزات کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جانوروں اور پرندوں کی تربیت کر کے ان سے انسانی فلاح و بہبود کے کام لئے جاسکتے ہیں، حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی بولیوں کا علم عطا کیا گیا، ارشاد باری تعالی ہے : ﴿ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ ۖ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ﴾۔ "اور سلیمان علیہ السلام، داؤد کے جانشین ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اے لوگو ہمیں جانوروں کی بولی سکھائی گئی ہے۔۔"[1]
- معجزات سے اہل ایمان کے دلوں کو قرار ملتا ہے، ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور سلیم الفطرت لوگ ان معجزات کو دیکھ کر ایمان کی دولت سے بہرہ ور ہو گئے۔

معجزات اور معاشرتی فلاح:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام کے معجزات دیکھے جائیں تو یہ واضح ہوتا ہے کہ معجزات میں سے کافی معجزے ایسے ہیں جن کا مقصد صداقت نبوت کے ساتھ ساتھ لوگوں کی فلاح و بہبود تھا تاکہ انہیں مشکلات سے نکالا جاسکے، انبیاء کرام علیہم السلام نے لوگوں کی ایمانی ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی مادی ضروریات اور ان کی رفاہ کے ایسے نمونے پیش کئے جن کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت موسی علیہ السلام کے کچھ معجزات اسی طرح کے ہیں، ان میں خوراک انتظام بھی تھا۔﴿وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ﴾۔"اور ہم نے تم پر من وسلوی نازل کیا۔"[2] اسی طرح قوم موسی علیہ السلام کے لئے پانی کا انتظام کیا، ارشاد باری تعالی ہے : ﴿فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ﴾۔"ہم نے حکم کیا کہ پتھر پر اپنا عصا مارو تو وہیں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔"[3] بنی اسرائیل کے لئے دھوپ اور سورج کی تپش سے بچنے کے لئے بادل کا انتظام کر دیا گیا، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ﴾"ہم نے تم پر بادل کے سائے کا انتظام کر دیا۔"[4]

---

1 القرآن، النمل: 16:27
2القرآن، البقرة : 57:2
3 القرآن، البقرة : 60:2
4 القرآن، الأعراف: 160:7

حضرت عیسی علیہ السلام کے صحت اور تندرستی اور طب سے متعلق معجزات اسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں وہ آنکھوں جیسی نعمت سے محروم لوگوں کو بینا کر دیتے، کوڑھ کے مرض میں مبتلا افراد کو صحت مند کر دیتے تھے، یہ تمام معجزات اسی نوعیت کے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ "حکم الٰہی سے میں پیدائشی نابینا اور کوڑھ کے مرض کو اچھا کرتا ہوں اور مردہ کو زندہ کرتا ہوں۔"[1]

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں رفاہ عامہ

اگر فلاحی کاموں کا جامع خاکہ مد نظر رکھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کا مطالعہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے سے انسان ہی نہیں بلکہ جانور اور دیگر مخلوق بھی مستفید ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو انسانیت کی بھلائی اور خیر سے لبریز ہے، معجزات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اہم پہلو شمار کئے جاتے ہیں۔ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن معجزات سے نوازا ان سے بھی رفاہ عامہ اور فلاح و بہبود نمایاں ہوتی ہے۔

معجزات نبوی میں اجتماعی فلاح و بہبود:

انسان، جانور اور زمین کی سیرابی: بارش کا پانی بہت سی انسانی اور دیگر مخلوق کی ضرورتیں پوری کرتا ہے، زراعت وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی بدولت سماج کی یہ ضرورت پوری ہوئی۔ عہد نبوی میں مدینہ منورہ کے لوگ قحط میں مبتلا ہوگئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، ایک آدمی نے کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا کہ قحط پڑ گیا ہے، درخت سوکھ گئے اور جانور مر رہے ہیں، دعا فرمایئے کہ اللہ ہمیں بارش مرحمت فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے، آسمان صاف تھا اور بارش کے آثار نہ تھے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بادل پھیل گئے اور ایسی بارش برسی کہ لوگوں کو برستی بارش میں گھروں کو جانا پڑا اور آئندہ جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ اگلے جمعہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی گئی کہ بارش بہت زیادہ ہوگئی ہے، دعا فرمائیں کہ اب تھم جائے، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور بارش ختم ہونے کی دعا فرمائی تو دیکھا گیا کہ اسی وقت بارش

1 القرآن، آلعمران 49:3

مدینہ منورہ سے ختم ہو گئی اور اطراف میں پھیل گئی۔[1]

انسدادِ امراض کی کاوشیں: بیماریوں اور وباؤں سے سماج کی حفاظت اجتماعی ضرورت ہے، وباؤں کے پھیلاؤ سے انسانی جانوں سمیت دیگر مخلوقات بھی متاثر ہوتی ہیں۔

رسول گرامی ﷺ کے پاس مکھی کے متعلق کسی ریسرچ کا ذکر ملتا ہے اور نہ ہی ایسے آلات کا ذکر جن سے ایسی معلومات کو جانچا جا سکے۔ آپ ﷺ کا معجزہ تھا جس کے ذریعے آپ نے انسانیت کو اس ضرر اور نقصان سے خبر دار کرتے ہوئے فرمایا: "جب بھی مکھی پینے کے برتن میں گرے تو اسے ڈبو دیں، کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں شفاء اور وہ پانی میں گرتے ہی بیماری والے پر کو آگے کرتی ہے اور اسی سے اپنا بچاؤ کرتی ہے۔"[2]

فوائد، اسباب اور وسائل کے دائرے کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پھیلانا: رسول اللہ ﷺ کے معجزات کے ذریعے انسانیت کو دنیوی و اخروی فوائد حاصل ہوئے، ایسے اسباب پیدا ہوئے کہ لوگوں کے لئے مشکلات سے نجات کے اسباب اور وسائل پیدا ہو گئے۔

1: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم سفر میں تھے اور آپ ﷺ نے نماز فجر پڑھانی شروع کی تو ایک صحابی باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوئے، جب ان سے نماز نہ پڑھنے کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ میں حالت جنابت میں ہوں اور پانی میسر نہیں ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے تیمم کا حکم فرمایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پانی کی تلاش میں روانہ فرمایا۔ وہ لوگ پانی کی تلاش میں تھے کہ انہیں ایک خاتون نظر آئی، جو اونٹ پر پانی کے مشکیزے لئے جا رہی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس عورت سے پانی کا پوچھا، اس نے بتایا کہ ایک دن اور رات کی مسافت سے پانی لے کر آ رہی ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس خاتون کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور آپ ﷺ نے پانی کے مشکیزہ کو چھو دیا تو آپ ﷺ کے ہاتھ سے مشکیزے میں ایسی برکت ہوئی کہ چالیس آدمیوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا، برتن دھوئے اور جانوروں کو پلایا۔ پانی کی اتنی مقدار استعمال کے باوجود بھی اس کے مشکیزے ویسے کے ویسے ہی رہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس

1البخاري، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، رقم:3389
2البخاري، الجامع الصحيح، كتاب الطب، باب:إذا وقع الذباب في الإناء، رقم:5782

خاتون کو کھجور اور روٹیاں دے کر روانہ فرمایا۔ جب وہ اپنے گھر پہنچی تو تعجب اور حیرت میں مبتلا تھی۔ آخر کار اس عورت کی وجہ سے اس کا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔[1]

2: غزوہ خندق کے موقع پر بھوک کی شدت تھی، اشیائے خورد و نوش کی شدید قلت تھی اور حالت جنگ تھی۔ مشکل ترین مرحلہ تھا، مگر رسول اللہ ﷺ کے معجزے کی بدولت مسلمانوں کی یہ مشکل دور ہوئی اور دس آدمیوں کا کھانا ہزار آدمیوں کے لئے کافی ہو گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کے شکم مبارک پر بھوک کی وجہ سے پتھر دیکھا تو فوراً گھر آ کر بیوی سے پوچھا کہ کچھ کھانے کے لئے ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو شدید بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ بیوی نے جواب دیا کہ ایک صاع جَو کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اسے کہا کہ اسے جلدی سے پیس لو۔ میں نے گھر میں موجود بکری کا بچہ ذبح کر کے اسے جلدی سے پکانے اور کھانا تیار کرنے کا کہا۔ بیوی نے کہا کہ دیکھنا صرف آپ ﷺ اور چند ہی صحابہ کو ساتھ لانا، کھانا کم ہے، کہیں مجھے رسوامت کر دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے چپکے سے عرض کی کہ ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور بکری کے ایک بچے کے گوشت کا میں نے کھانا تیار کروایا ہے، کھانا تھوڑا سا ہے، اسی لئے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تشریف لائیں، یہ سنتے ہی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے خندق والو! جابر رضی اللہ عنہ نے دعوت طعام دی ہے، لہٰذا سب لوگ ان کے گھر چل کر کھانا کھا لیں اور مجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں روٹی نہ پکوانا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو گوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لعاب دہن ڈال کر برکت کی دعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لعاب دہن ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہانڈی چولہے پر ہی رہنے دیں۔ روٹی پکنی شروع ہوئی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ہانڈی میں سے کھانا دینا شروع کیا، ایک ہزار صحابہ نے وہ کھانا کھایا، نہ آٹے میں کمی ہوئی اور نہ ہنڈیا میں سالن کم ہوا۔[2]

1 البخاري، الجامع الصحيح، كتاب التيمم، باب الصعيد الطيب وضوء، رقم: 344
2مسلم، مسلم بن الحجاج، الصحيح، (الرياض : بيت السلام 2011)، كتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره، رقم: 2038

معجزات نبوی میں انفرادی خیر خواہی اور بہبود:

رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں بہت سے افراد کو مشقت سے نجات ملی ہے، ایسے افراد کا ذکر بھی ملتا ہے، جن کی مشکلات آپ ﷺ کے معجزے کی برکت سے دور ہوئیں، آپ ﷺ نے خیبر کے موقع پر فرمایا: میں جھنڈا ایک ایسے آدمی کو دوں گا، جس کے ہاتھ اللہ ہمیں کامیابی عطا فرمائے گا، لوگ انتظار میں تھے کہ جھنڈا کسے ملے گا، صبح ہوئی تو کئی نامور لوگ اس امید میں تھے کہ کاش انہیں یہ جھنڈا مل جائے۔

آپ ﷺ نے پوچھا کہ علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ بتایا گیا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان کی آنکھوں پر لعاب مبارک لگایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کی تکلیف دور ہو گئی اور آنکھیں ایسی ہو گئیں کہ گویا تکلیف تھی ہی نہیں۔[1]

رسول اللہ ﷺ کے معجزات کے ذریعے مختلف جسمانی مصائب کے شکار لوگوں کو نجات ملی، آپ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم پر روانہ فرمایا، اس دوران گرنے سے ان کے پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی، انہوں نے اس پر کپڑا باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے مدینہ منورہ پہنچ گئے اور سارا قصہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ان کے پیر پر ہاتھ مبارک پھیرا تو ان کی ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ گئی اور پیر صحیح سلامت ہو گیا۔[2]

رسول اللہ ﷺ کے وضو سے بچے پانی میں بھی اللہ تعالی نے ایسی شفا رکھی تھی کہ ایسے افراد جو بیماری کی وجہ سے بے ہوش جاتے اور ان پر غشی طاری ہو جاتی تھی ان پر جب آپ ﷺ کے وضو سے بچا پانی ڈالا گیا تو انہیں فوراً شفا نصیب ہوئی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ میری تیمارداری کے لئے تشریف لائے، میری بیماری کی یہ کیفیت تھی کہ مجھ پر غشی طاری ہو جاتی، آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو سے بچا پانی مجھ پر چھڑکا، جس سے میں ہوش میں آ گیا، بیماری جاتی رہی اور میں صحت مند ہو گیا۔[3]

1البخاري، الجامع الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب دعاء النبي إلى الإسلام والنبوة، رقم:2942

2 البخاري، الجامع الصحيح، كتاب حديث بني النضير، باب قتل أبي رافع، رقم:4039

3البخاري، الجامع الصحيح، كتاب الوضوء، باب صب النبي وضوءه على المغمى عليه، رقم:194

معجزات نبوی میں معاشی اور اقتصادی بہبود:

معجزات نبوی کی بدولت لوگوں کی معاشی اور اقتصادی پریشانیاں ختم ہوئیں، قرضوں میں جکڑے افراد کے قرض اتر گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد مقروض تھے اور اسی حالت میں غزوہ احد میں شہید کر دیئے گئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے والد مقروض حالت میں اللہ تعالی کے پاس چلے گئے اور میرے پاس ان کا قرض اتارنے کے لئے کھجوروں کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے اور صرف کھجوروں سے سالہاسال بھی یہ قرض نہیں اتارا جاسکتا، آپ میرے باغ میں تشریف لائیں تاکہ جن لوگوں کا میں نے قرض واپس کرنا ہے، وہ مجھ پر کوئی سختی نہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے باغ میں تشریف لائے اور کھجوروں کے ڈھیر کے گرد ایک چکر لگا کر دعا فرمائی اور خود وہیں بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزے سے ان کھجوروں میں ایسی برکت ہوئی کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد کا سارا قرضہ ادا ہو گیا اور جتنی کھجور قرض داروں کو دی گئی اتنی کھجور بچ بھی گئی۔ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کے ذرائع آمدن بڑھانے کے لیے دعا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ان کی آمدن اور مال میں بے پناہ برکت ہوئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرا بیٹا انس رضی اللہ عنہ آپ کا خادم ہے، آپ اس کے لئے دعا فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاء فرمائی: "اللهم أكثر ماله وولده وبارك له فيما أعطيته" "اے اللہ! اسے بکثرت مال اور اولاد عطا فرما اور تو اسے جو عطا فرمائے اس میں برکت فرما۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہو گیا۔ اور اسی دعا کی بدولت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے باغ میں سال میں دو مرتبہ پھل لگتا تھا جبکہ باقی باغات کو عموماً سال میں ایک مرتبہ پھل لگتا تھا۔ [2]

1 البخاري، الجامع الصحيح، كتاب المغازي، باب :إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا، رقم :4053
2 العيني، محمود بن أحمد، عمدة القاري شرح صحيح البخاري،(بيروت: دارالكتب العلمية، 1421هـ)، 89:17

معجزات نبوی میں تعلیمی اور فنی فلاح و بہبود:

عربوں میں گھڑ سواری میں مہارت بہت بڑی خوبی تصور کی جاتی تھی اور یہ خوبی ہر کسی میں نہیں ہوتی تھی، عربوں میں گھڑ سواری کی مہارت سیکھنے کا رواج تھا، رسول اللہ ﷺ کے معجزے کی بدولت ایسی مہارتیں بھی افراد کی دسترس میں آگئیں۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ گھڑ سواری نہیں کر سکتے تھے کیونکہ وہ گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک مہم پر روانہ کرنا چاہا تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اپنی مجبوری بتائی کہ میں گھڑ سواری نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھا اور گھڑ سواری میں مہارت کی دعا دی، حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ اس کے بعد میں گھڑ سواری میں ماہر ہو گیا اور گھوڑے سے کبھی نہیں گرا۔[1]

رسول اللہ ﷺ انسانیت کے لئے بہت بڑے معلم تھے، آپ ﷺ کی تعلیمات ہی ہیں جو انسان کی زندگی کے ہر ایک پہلو میں رہنمائی کرتی ہیں، آپ ﷺ معلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شاگرد تھے، ان شاگردوں میں سے جس نے سب سے زیادہ آپ کی احادیث کو روایت کیا ان کا نام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اتنی زیادہ احادیث اس لئے یاد تھیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے جو کوئی میری بات مکمل ہونے تک اپنا کپڑا یہاں پھیلائے اور بعد میں اسے اپنے سینے سے لگائے تو اسے کبھی میری حدیث نہیں بھولے گی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے سامنے اپنی چادر پھیلائی اور آپ کی بات مکمل ہونے کے بعد اسے اپنے سینے سے لگایا۔ اس کے بعد میں کبھی حدیث نہیں بھولا۔[2]

معجزات نبوی میں حیوانات کی خیر خواہی:

معجزات نبوی کے ذریعے صرف انسانیت کی فلاح و بہبود نہیں ہوئی بلکہ جانوروں کی بہتری، ان کے حقوق کا تحفظ، انہیں زیادہ مفید بنانے اور ان کی مشقتوں کا مداوا بھی ہوا۔

---

1 البخاري، الجامع الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب البشارة في الفتوح، رقم:3076
2 البخاري، الجامع الصحيح، كتاب المزارعة، باب ما جاء في الغرس، رقم: 2350

ایک مرتبہ آپ ﷺ ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لائے، وہاں آپ ﷺ نے ایک اونٹ کو بلبلاتے دیکھا تو قریب جا کر اس پر ہاتھ پھیرا، وہ خاموش ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس کا مالک کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ فلاں انصاری صحابی کا اونٹ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسے بلوا کر ارشاد فرمایا: کہ یہ جانور اللہ تعالی نے تمہاری ملکیت میں دیئے ہیں، انہیں تمہارا محکوم بنایا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ تم ان پر رحم کیا کرو، اس اونٹ نے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس کی طاقت سے زیادہ کام لیتے ہو۔[1]

سفر ہجرت کے دوران جب رسول اللہ ﷺ حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، ان سے کچھ کھانے کے لئے دریافت کیا تو ان کے ہاں کچھ بھی نہیں تھا، اسی دوران آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہاں ایک دبلی اور کمزور سی بکری موجود تھی جو اپنی کمزوری اور لاغری کی وجہ سے ریوڑ سے پیچھے رہ گئی تھی، آپ ﷺ نے پوچھا کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ جواب ملا، نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اجازت ہو تو میں اس کا دودھ دوہ لوں؟ کہا گیا: یہ دودھ نہیں دیتی۔ اگر آپ نکال سکتے ہیں تو نکال لیجئے۔ آپ ﷺ نے اس بکری پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کی بکریوں کے لئے برکت کی دعا فرمائی،۔ آپ ﷺ کے اس معجزے سے اس بکری نے کثرت سے دودھ دیا، اتنا دودھ کہ سب نے سیر ہو کر پیا۔ آپ ﷺ نے بھی نوش فرمایا، آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ دودھ دوہا، یہاں تک کہ برتن پھر سے بھر گیا۔[2]

1 أبوداؤد، سليمان بن الأشعث، السنن، (لاهور: دار السلام، 2011) كتاب الجهاد، باب ما يؤمر من القيام على الدواب والبهائم، رقم: 2549

2 الحاكم، محمد بن عبد الله، المستدرك، (بيروت: دارالكتب العلمية، 1990)، كتاب الهجرة، رقم: 4274

خلاصہ:

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت سے نوازا، اس کے ساتھ آپ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ آپ سراپا رحمت ہیں، آپ نے انسانوں، جانوروں اور دیگر مخلوق کے ساتھ رحمت اور شفقت کا جو مظاہرہ کیا، اس کی مثال نہیں ملتی۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو انسانیت کی بھلائی اور خیر سے لبریز ہے، معجزات آپ کی نبوت کا اہم پہلو ہیں۔ اللہ نے آپ ﷺ کو جن معجزات سے نوازا ان سے بھی انسانیت کی خیر خواہی، بھلائی واضح ہوتی ہے اور رفاہ عامہ اور فلاح و بہبود نمایاں ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں رفاہ عامہ کے بہت سے پہلو تھے، آپ کے معجزات میں اجتماعی اور سماجی فلاح و بہبود واضح نظر آتی ہے، لوگوں کی معاشی مشکلات آسان ہوئیں، آپ کے معجزات سے علم اور فن کو فروغ ملا، معجزات نبوی سے افراد کو مشکلات سے نجات ملی، معجزات نبوی میں حیوانات، جانوروں کے لئے بھی رحمت اور شفقت کا پہلو نمایاں ہے۔

معجزات سے صنعت و حرفت کے فن نے بھی فروغ پایا، معجزات نے بہت سے سائنسی علوم کی طرف انسانیت کو راغب کیا۔

معجزات کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو مادی مشکلات اور مصائب سے محفوظ فرماتا ہے، بلکہ غذا کی فراہمی میں پیش آنے والی مشکلات سے بچالیتا ہے۔ معجزات نبوی میں جانوروں اور پرندوں کی تربیت کے ذریعے رفاہ عامہ اور انسانی فلاح و بہبود کے بہت سے مقاصد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔